نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا یعنی انہوں نے جو کام کیا ہے وہ دُرُست کیا ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے کچھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے تراویح پڑھی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسے پسند فرمایا۔ یہ سلسلہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دور تک چلتا رہا کہ کچھ اَفراد کسی کے پیچھے تراویح پڑھتے اور کچھ علٰیحدہ علٰیحدہ پڑھتے تھے۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن تمام کو ایک قاری یعنی حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے جمع کر دیا اور سب ایک امام کے پیچھے پڑھنے لگے۔ جس کے بارے میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یعنی یہ بہت اچھا کام ہے۔[2] نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی تین دِن تک تراویح کی نماز باجماعت پڑھائی ہے پھر بعد میں باجماعت پڑھانا اِس وجہ سے چھوڑ دی کہ کہیں باجماعت تراویح فرض نہ کر دی جائے۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے پَردہ فرما گئے تو اب فرض ہونے کی صورت نہ رہی۔[3] پھر حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تراویح کی نماز باجماعت پڑھنا جاری کیا لہٰذا جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الْمَھْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْنَ یعنی تم پر میری سنّت اور میرے خلفائے راشدین جو ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنّت کو پکڑنا لازم ہے۔[4] لہٰذا تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا بہت اچھا کام ہے۔ تراویح کی نماز سُنّتِ مؤکدہ[5] اور باجماعت پڑھنا سُنّتِ مؤکدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے[6] لہٰذا باجماعت پڑھیں گے تو دونوں کا ثواب ملے گا۔

کیا اَکیلے تراویح پڑھنے والا بلند آواز سے قِراءت کرے گا؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی بھی وجہ سے تراویح کی نماز اکیلا پڑھ رہا ہو تو وہ بلند آواز سے قراءت کر سکتا ہے؟

---

1 ......ابو داود، کتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان، ۲/ ۷۲، حدیث: ۱۳۷۷۔

2 ......بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب من فضل قام رمضان، ۱/ ۶۵۸، حدیث: ۲۰۱۰۔

3 ......بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب من فضل قام رمضان، ۱/ ۶۵۹، حدیث: ۲۰۱۲۔

4 ......ابوداود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة... الخ، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۴۶۰۷۔

5 ......درمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۹۶۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۶۸۸، حصہ: ۴۔

6 ......تراویح میں جماعت سنّتِ کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، باب التراویح، ۱/ ۱۱۲۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۶۹۱، حصہ: ۴)

جواب: رات میں پڑھی جانے والی نماز یعنی فرض، وتر، سُنَّت، نفل اور تَراوِیح میں بلند آواز سے قراءت کر سکتے ہیں (1) جبکہ کوئی مانِعِ صورت نہ ہو مثلاً کسی سوتے شخص کو کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ جہری نماز اگر اَکیلے پڑھی جائے تو جہر یعنی بلند آواز سے پڑھنا بہتر ہے۔ (2)

کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

سُوال: کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: پلا سکتی ہے، اِس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اپنے مُرشدِ کریم کا یومِ وِلادت کیسے منائیں؟

سُوال: ہمیں اپنے مُرشد کا یومِ وِلادت کیسے منانا چاہیے؟ (حجاب عطاریہ)

جواب: پیر صاحب کے یومِ وِلادت میں ان کے لیے عافیت والی لمبی عمر اور مغفرت کی دُعا کرنی چاہیے۔ اپنے پیر صاحب کے لیے اللہ پاک کی رضا طلب کرنی چاہیے۔ پیر صاحب کا فیض جاری رہے اِس طرح کی دُعائیں کرنی چاہئیں۔ کیک کاٹنا اگرچہ جائز ہے لیکن میری رائے یہی ہے کہ نہ کاٹا جائے کیونکہ اِس سے بہت مَسائل ہوتے ہیں۔ مَرد و عورت ایک ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں اور تالیاں بجائی جاتی ہیں۔ جَشنِ وِلادت مصطفےٰ میں بھی کیک کاٹے جاتے ہیں اور لوگ انہیں ضائع بھی کرتے ہیں۔ کیک پر جَشنِ وِلادت مُبارک لکھا جاتا ہے یا نقشِ نعلِ مُبارک بنایا جاتا ہے پھر اسی کیک پر چُھری رکھ کر دَرمیان سے نَعُوْذُ بِاللہ کاٹا جاتا ہے۔ کیا کوئی عاشقِ رَسول ایسا کرتا ہے! ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

کیا نابالغ بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

سُوال: میری عمر سات سال ہے میں نے پہلا روزہ رکھا ہے، کیا میں اِس کا ثواب اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کر سکتی ہوں؟ (اُمیمہ)

---

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/۳۰۶۔

2 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/۳۰۶۔ بہارِ شریعت، ۱/۵۴۵، حصہ:۳۔

جواب: مَا شَآءَ الله! اُمیمہ بائی کو روزہ مُبارک ہو، آپ اپنے روزے کا ثواب سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِیصال کر سکتی ہیں۔ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دِن کل ہی گزرا ہے، انہیں اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بھی اِیصال کر سکتی ہیں۔ آج غروبِ آفتاب کے بعد یومِ بدر شروع ہو جائے گا اور اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بھی یوم ہے تو اِنہیں بھی اس روزے کا ثواب اِیصال کر سکتی ہیں۔ بہر حال کسی کا دِن ہو یا نہ ہو جس کو چاہیں بلکہ ساری اُمَّت کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

سچ اور چغلی میں فرق

سُوال: سچ اور چغلی میں کیا فرق ہے؟(مراد علی)

جواب: سچ اور چغلی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، سچ اچھائی ہے اور چغلی بُرائی ہے۔سچ بولنے والا مومن ہے تو جنَّت میں جانے کا حق دار ہے جبکہ چغلی کھانے والا جہنم میں جانے کا حق دار ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: چغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔[1] (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) شاید سائل کی مُراد یہ ہو کہ جو چغلی کر رہا ہے وہ بھی تو کسی کو سچ بات بتا رہا ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) تو کیا ہر سچ بات کا بولنا ضَروری ہے؟ گھر کے عیوب کسی کو بتانا ثواب کا کام ہے؟ غیبت بھی تو سچ ہوتی ہے جبھی تو غیبت ہے ورنہ تہمت ہو جاتی۔(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) چغلی میں ضَرر پہنچانے کی نیت بھی کی جاتی ہے اور چغلی کی تعریف بھی یہی ہے کہ ضَرر پہنچانے کے لیے کسی کی بات دوسرے کو پہنچانا۔[2] اِس وجہ سے سچ اور چغلی میں فرق واضح ہے۔

مولوی کسے کہتے ہیں؟

سُوال: مولوی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو دَرسِ نظامی کرتے ہیں وہ مولوی اور فاضل کہلاتے ہیں۔ مولوی کا معنیٰ ”مولا والا“ ہے، عام طور پر لوگ

---

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶۔

2 ...... عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر... الخ، ۲/ ۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶۔

داڑھی والوں کو بھی مولوی کہتے ہیں۔ اِس دور میں مولوی لفظ مَعْیُوب سا بنتا جا رہا ہے، پہلے لوگ ”مُلّا“ بولتے تھے اُس وقت یہ لفظِ اِحترام والا تھا پھر اِس سے پیچھے ہٹے اور ”مولوی“ بولنا شروع کر دیا اب یہ بھی مَعْیُوب ہو گیا ہے اور اب اِحتراماً مولانا کہتے ہیں، اب دیکھو یہ کب تک رہتا ہے۔

دُعا فاطمہ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں بھانجی کی وِلادت ہوئی ہے، ہم نے اُس کا نام دُعا فاطمہ رکھا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دُعا فاطمہ نام دُرُست نہیں ہے لہٰذا اِسے تبدیل کر دو۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ دُعا فاطمہ نام دُرُست کیوں نہیں ہے؟ (اِحسانُ الحق، گجرانوالہ)

جواب: دُعا فاطمہ نام دُرُست ہے، اِس کا معنیٰ فاطمہ کی دُعا ہے۔ اللہ کرے کہ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی دُعا مل جائے کہ اِس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	وُضو کرنے سے پہلے دُعا پڑھنا بھول گئے تو کیا دَرمیان میں پڑھ سکتے ہیں؟	8
مُرغا اذان کیوں دیتا ہے؟	1	وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت پڑھنے کا وَظیفہ	8
قرآنِ پاک کا دِل کیا ہے؟	2	کیا فرض کی قضا کے ساتھ سُنَّت کی بھی قضا ہے؟	8
غُسلِ میت سے باقی بچنے والی چیزوں کو پھینکنا کیسا؟	2	کیا نمازِ تراویح اَکیلے پڑھ سکتے ہیں؟	9
باپ کا اپنے صاحبِ اِستطاعت بیٹے کا فطرہ دینا کیسا؟	2	نمازِ تَراویح باجماعت مسجد میں ادا کیجیے	9
گھڑی کس ہاتھ میں باندھنی چاہیے؟	3	کیا اَکیلے تَراویح پڑھنے والا بلند آواز سے قراءت کرے گا؟	10
اَولاد کو بُری صحبت سے کیسے بچایا جائے؟	3	کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟	11
گوشہ نشینی کسے کہتے ہیں؟	3	اپنے مُرشدِ کریم کا یومِ وِلادت کیسے منائیں؟	11
تنہائی میں بھی عبادت کرنے کی عادت بنایئے	4	کیا نابالغ بھی اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟	11
نیکیوں سے دور رہنا محرومی اور بَربادی کا سبب ہے	5	سچ اور چغلی میں فرق	12
کیا مسجد میں شیطان آ سکتا ہے؟	5	مولوی کسے کہتے ہیں؟	12
گناہ سے باز نہ آنا اور ”میں جہنم میں ہی جاؤں گا“ کہنا کیسا؟	6	دُعا فاطمہ نام رکھنا کیسا؟	13
تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت	7	❁❁❁	❁

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفّٰی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
أبو داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
حلیة الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ الله اصفہانی شافعی، متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
موسوعة امام ابن ابی الدنیا	امام عبدُ الله بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
منح الروض الازهر	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیۃ
عمدة القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
غنية المتملي	شیخ ابراہیم الحلبی الحنفی، متوفّٰی ۹۵۶ھ	لاہور
دُرِّمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوىٰ هندية	ملا نظام الدین، متوفّٰی ۱۱۶۱ء وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوىٰ قاضي خان	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ